

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ

الطَّهْرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ مَشْكُوتًا كِتَابَ الطَّهَارَةِ

ترجمہ: میں نے سنا رسول اللہ تعالیٰ سے کہ وہی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی

طہارت ہے۔ (مشکوٰۃ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا
”بے شک نماز ایمان والوں پر وقت مستتر رہے ہیں“

طریقہ نماز
مع ضروری مسائل

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ



مکتب

سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر

ادارہ حزب اسلام
یک نمبر ۲۰ رب برائے مانا نوالہ
فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
19	فرائض نماز	5	نماز کی اہمیت
20	نماز کی سنتیں	7	وضو کا بیان
21	نماز کے مستحبات	8	وضو کے فرائض
21	مکروہات تحریمی	8	وضو کی سنتیں
22	نماز کو توڑنے والی چیزیں	9	وضو کا طریقہ
23	ان صورتوں میں نماز توڑ سکتا ہے	10	ناقص وضو
23	باجماعت نماز ادا کرنا	10	عذر تہم
24	جماعت چھوڑنے کے عذر	11	غسل
24	نماز جمعہ	12	اذان
25	نماز عیدین	14	اذان کے بعد دعا
25	طریقہ نماز عید	14	اقامت
26	تکبیرات تشریح	15	اوقات نماز
26	جتازہ	16	مکروہ اوقات
26	طریقہ غسل (میت)	16	تعداد رکعات
27	کفن	17	طریقہ نماز
28	طریقہ نماز (جتازہ)	19	شرائط نماز

صفحہ	مضمون	شمار	صفحہ	مضمون	شمار
39	صفت ایمان مفصل	51	29	ضروری تنبیہ و نماز مسافر	33
39	صفت ایمان مجمل	52	30	بعض دوسری نمازیں	34
39	شش کلمے	53	30	نماز تراویح	35
39	پہلا دوسرا تیسرا	54	30	نماز تہجد	36
40	چوتھا پانچواں کلمہ	55	31	نماز اشراق	37
40	چھٹا کلمہ	55	31	نماز چاشت	38
	دعاء کے فضائل	56	31	صلوۃ التسبیح	39
	صلوات حاجت	57	32	نماز استخارہ	40
	دیگر صلوات حاجت	58	34	نماز مترجم	41
	قرض لینا کیسا ہے۔	59	35	نماز کے بعد کی دعائیں	42
	اگر آپ قرض خواہ ہیں	60	36	اذان کے الفاظ	43
	قرض سے نجات کا عمل	61	37	دعائے قنوت	44
	دیگر عمل	62	37	تسبیح تراویح	45
	سنگدستی کا ایک اور علاج	63	38	جنازہ میں بالغ کیلئے دعا	46
	ناگہانی مصیبت سے بچنے کی دعا	64	38	دیگر دعاء	47
	صبح و شام کی ایک بہترین دعاء	65	38	نابالغ لڑکے کے لئے دعا	48
			38	نابالغ لڑکی کے لئے دعا	49
			39	ایمانیات	50

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم الامین ایمان و عقائد کی درستگی کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت ہی اہم و اعظم درجہ رکھتی ہے اور نمازی کا حالت نماز میں ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تسبیح و تعظیم پر مشتمل ہوتا ہے۔ نماز کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ شانہ نے دیگر احکام تو زمین پر ہی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجے مگر نماز کا حکم عرشِ عظیم پر بلا کر دیا گویا کہ یہ فرض معراج کی مقدس رات کا عظیم الشان تحفہ ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کا حکم قرآن پاک میں کئی سو جگہ پر دیا گیا ایک جگہ ارشاد ہوا: **واقیموا الصلوٰۃ ولا تكونوا من المشرکین** (یعنی نماز قائم کرو اور مشرکوں میں نہ ہو) حدیث پاک میں ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (قصداً) نماز چھوڑی وہی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے (رواہ بیہقی عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت ابو نعیم نے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ امام احمد کی روایت میں ہے کہ ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (یعنی بیزار) ہیں جو بے نماز ہے (معاذ اللہ) امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک میں بے نماز کافر تو نہ ہوگا۔ مگر شدید گناہ ضرور ہوگا۔ حاکم اسلام ایسے شخص کو اس وقت تک قید رکھے گا جب تک کہ وہ توبہ کر کے نماز ادا نہ کرے۔

امام شافعی، امام مالک، امام احمد (رحمہم اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ توبہ نہ کرنے کی

صورت میں ایسے شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

خیال رہے کہ قصداً نماز ترک کرنا بعض صحابہ کرام اور ائمہ عظام کے نزدیک کفر ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا تمام صحابہ کرام اور ائمہ کرام کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا (معاذ اللہ) اس کے برعکس نماز کی پابندی بہت بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ حدیث شریف ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے محبوب ہے؟ تو فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا (بخاری شریف (مسلم شریف) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موسم سرما میں باہر تشریف لے گئے۔ پتہ جھڑ کا زمانہ تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ کر ہلایا تو یکایک ان کے پتے جھڑنے لگے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمایا: مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (رواہ احمد، مشکوٰۃ) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر میں طہارت (یعنی غسل یا وضو) کر کے نماز ادا کرنے کے لیے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے قدم پر اس کا عند اللہ) ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم شریف) حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ خواجہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کو دنیا میں تین قسم کے انعامات حاصل ہوا کرتے ہیں۔ ایک یہ

کہ نمازی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے لے کر آسمان تک رحمت الہی کی گھٹا چھا جاتی ہے اور نیکیاں بارش کی طرح اس کے اوپر برسائی جاتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ نمازی کے چاروں طرف اس کے پاؤں سے لیکر آسمان تک فرشتے جمع ہو کر اس کی زیارت کرتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ جب نمازی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے کہ اے نمازی بندے! اگر تیری نگاہوں سے حجاب اٹھ جائے اور تو دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے؟ اور تو کس سے باتیں کر رہا ہے؟ تو خدا کی قسم تو قیامت تک (اگر زندہ رہے تو) نماز ہی میں رہنا پسند کرے اور کبھی سلام نہ پھیرے اور یوں نماز کی حالت ہی میں تیری جان نکل جائے مگر تو نماز نہ توڑے۔ (بحوالہ تنبیہ الغافلین امام ابواللیث سمرقندی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ))

وضو کا بیان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۗ

ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ کو دھو اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھو اور سروں کا مسح کرو ٹخنوں تک پاؤں کو دھو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی کنبی نماز ہے اور نماز کی کنبی وضو (مکلوۃ) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور ظاہر و باطن سے متوجہ ہو کر (یعنی ریاکاری سے بچتا ہوا) دو رکعت نماز ادا کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے (صحیح مسلم شریف)

حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو سخت سردی میں کامل وضو کرے (یعنی اچھی طرح وضو کرے) اس کے لیے دو گنا ثواب ہے (رواہ طبرانی فی الاوسط)

حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر پڑھے: **اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله**۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو (صحیح مسلم شریف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی (ترمذی شریف)

وضو کے فرائض :- وضو کے چار فرض ہیں اور ان کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔ (۱) منہ دھونا ایک کان کی لو سے دوسرے کا کی لو تک، پیشانی سے لے کر ٹھوری تک (۲) دونوں ہاتھوں کو کہینوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں :- وضو کی نیت کرنا۔ بسم اللہ شریف پڑھنا۔ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا۔ مسواک کرنا (حدیث پاک ہے مسواک کے ساتھ کپے گئے وضو کے ادا کردہ نماز بغیر مسواک کے وضو سے ستر درجہ افضل ہے) کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا یہ دونوں کام دائیں ہاتھ سے کرنا اور ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنا۔ داڑھی کا خلال کرنا (بشرطیکہ حالت احرام میں نہ ہو) پورے سر کا بیع کانوں کے مسح کرنا۔ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ پے در پے وضو کرنا کہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے۔ ترتیب کا

قائم رکھنا۔ جو اعضاء دھونے کے ہیں، ان کو تین تین بار دھونا۔

وضو کے مستحبات بہت سے ہیں۔ اختصاراً یہ کہ نہایت احتیاط سے رو قبلاً ہو کر وضو کرے۔ دوران وضو دنیا کی باتیں نہ کرے۔ پانی زیادہ نہ بہائے۔ بلا عذر کسی دوسرے کی مدد نہ لے۔ اگر دعائیں یاد ہوں تو پڑھے۔

وضو کا طریقہ:- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (وضو کا طریقہ بتانے کے لیے) پانی کا برتن منگوا یا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر ان کو دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو پانی میں ڈال کر پانی لیا اور کھلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اسے صاف کیا۔ پھر منہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھویا، پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایسے ہی وضو فرمایا کہ) فرمایا جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور بعد ازاں دو رکعت نماز خشوع و خضوع سے ادا کرے، تو اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے (بخاری کتاب الوضو)

بخاری شریف کتاب الوضو میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے وضو کا طریقہ اور مسح کی ترکیب نقل ہے جس کی فقہاء کرام نے یوں تشریح فرمائی۔ سر کا مسح کرنے کے لیے دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کرے۔ پھر پیشانی کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں (سوائے انگلستان شہادت اور انگوٹھوں کے) سر پر پھیرتا ہوا گدی تک لے جائے اور پھر گدی سے ہتھیلی بالوں سے مس کرتا ہوا واپس پیشانی کی طرف لائے اور پھر انگلستان شہادت سے کان کے اندرونی حصہ اور انگوٹھوں سے کان کی بیرونی سطح کا اور ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔

احتیاط:- اعضاء وضو میں سے کسی عضو کا معمولی سا حصہ بھی بلا عذر شرعی سوکھانا

رہ جائے ورنہ وضو نہیں ہو گا۔ کہنیاں اور نخنے اعضاء وضو میں شامل ہیں۔ جن سنتوں کا ذکر کیا گیا ان کا بطور خاص خیال رکھے۔

ناقص وضو: پیشاب و پاخانہ کی جگہ سے کسی بھی چیز کا ٹکنا، خون، پیپ، زرد پانی کا اتنی مقدار میں ٹکنا جو بہ سکے اگرچہ اسے صاف کرتا رہے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر بننے کے قابل نہ ہو مثلاً خون چمکا یا زخم وغیرہ کے اندر ہی ہے تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ نماز میں تہمت لگا کر ہنسنا، کسی وجہ سے لیٹ کر یا سہارا لے کر سو جانا، دکھتی ہوئی آنکھ یا کان سے پانی کا بہنا بھی وضو کو توڑ دیتا ہے۔ اگر دوران وضو ریح خارج ہو جائے یا کسی دوسری وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو نئے سرے سے وضو کرے۔

عذر، تیمم: اگر خدا نخواستہ کسی کے اعضاء وضو میں سے کسی پر زخم ہو اور پٹی بندھی ہوئی ہو تو پٹی پر گیلیے ہاتھ سے مسح کر لینا کافی ہے بشرطیکہ پٹی کھولنے میں نقصان نہ ہو۔ اگر زخم پر پٹی وغیرہ نہیں اور پانی لگنے سے زخم معاذ اللہ خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو دھونا ضروری نہیں۔ اگر کسی کو خدا نخواستہ سلسل البول یا مسلسل دکھتی آنکھ سے پانی بہنا یا کوئی بھی ایسا مرض ہو جس سے تھوڑی سی دیر بھی وضو نہیں رہتا تو وہ معذور ہے، ایسی ہی حالت میں نماز ادا کرے، مگر ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے۔ عورتوں کے مرض سیلان الرحم (لیکوریا) سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور وہ اسی لباس سے نماز بھی پڑھ سکتی ہیں کیونکہ یہ عذر ہے۔ اگر کوئی ایسی مرض میں مبتلا ہو جس میں پانی کو چھولنے سے نقصان کا صحیح اندیشہ ہو یا ایسی جگہ ہو جہاں پانی میسر نہ ہو تو تیمم کرے، اس کا طریقہ یہ ہے: پاک مٹی یا جنس مٹی (یعنی زمین سے نکلنے والی ہر وہ شے جو نہ آگ میں جل کر راکھ ہو اور نہ ہی آگ میں پگھلے) پر تیمم کی نیت سے ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے آہستہ سے ہاتھ مارے اگر مٹی زیادہ لگ جائے تو ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ

دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مار کر مٹی جھاڑے۔ پھر تمام چہرے پر ایک بار ہاتھ پھیرے۔ پھر دوبارہ ایسے ہی ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر ناخنوں سے لے کر کہنیوں تک تمام حصہ کا مسح اس طرح کرے کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔ بلا ضرورت شدیدہ رنگدار مٹی سے تیمم نہ کرے۔ تیمم میں نیت کرنا ہاتھ مٹی یا جنس مٹی پاک پر مار کر منہ کا مسح کرنا اور ایسے ہی ہاتھوں کا مسح کرنا فرض ہے۔ کسی شے پر ہلکی سی گردوغبار جو اچھی طرح محسوس ہو، تیمم کے لیے کافی ہے۔ وضو اور غسل کا تیمم ایک ہی ہے صرف نیت کا فرق ہے۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پانی کی مجبوری دور ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

غسل

ان صورتوں میں غسل کرنا فرض ہے۔ مادہ منویہ کا شہوت سے نکلنا، احتلام، مباشرت کرنا، خواہ انزال ہو یا نہ ہو، حیض و نفاس سے فارغ ہونا۔ میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ ان کے علاوہ جمعہ اور دونوں عیدوں کی نماز کے لیے احرام باندھنے سے قبل اور عرفہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

غسل کے تین فرض ہیں: (۱) غرغہ کرنا یعنی پانی حلق تک پہنچانا (۲) ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا (۳) تمام بدن کا دھونا۔ ان کے بغیر غسل نہ ہو گا۔

طریقہ غسل:- پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے پھر استنجا کرے۔ اگر بدن پر کہیں نجاست لگی ہوئی ہو تو دھو ڈالے پھر وضو کرے۔ اس کے بعد تین مرتبہ دائیں اور تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی ڈالے۔ پھر تین مرتبہ سر اور تمام جسم پر پانی بہائے جسم کا کوئی حصہ بغیر عذر شرعی کے سوکھا نہ رہ جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا ارشاد ہے کہ جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کے برابر بھی جگہ بغیر دھوئے چھوڑ دے گا وہ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی آگ میں عذاب دیا جائے گا) (ابی داؤد عن علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

اس سے اس بات کا پتہ چلا کہ نیل پالش لگا کر غسل نہیں ہوتا اور انسان بدستور پلید رہتا ہے بلکہ اگر انگوٹھی وغیرہ پہن رکھی ہو تو اسے بھی حرکت دے تاکہ اس جگہ بھی پانی بہ جائے۔

اذان

فرض نمازوں اور نماز جمعہ کے لیے اذان سنت موکدہ ہے جبکہ یہ جماعت مسجد کے ساتھ مسجد میں ادا کیے جائیں۔ اگر اذان وقت سے پہلے دے دی گئی یا تا سمجھ بچے نے اذان دی تو دوبارہ دی جائے گی۔ مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت کروانا مکروہ ہے۔ اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے الفاظ مقرر ہیں اور وہ اس کتاب کے صفحہ نمبر 36 پر درج ہیں۔

اذان میں اللہ اکبر کے الف کو لمبا کرنا، یعنی اللہ اکبر یا اکبر کی ب کے بعد الف پڑھانا یعنی اللہ اکبار پڑھنا حرام ہے فی زمانہ یہ غلطی عام ہے۔ اذان دینے والا کسی صحیح خوان سے اذان درست کرا لے۔ صحیح اور ثواب کی نیت سے اذان دینے کی بہت فضیلت ہے۔

طبرانی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اذان دینے والا طالب ثواب ہے، اس شہید کی مثل ہے جو خون آلودہ ہے، جب مرے گا تو قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہ پڑیں گے۔

ایک دوسری روایت میں ہے قیامت کے دن ہر خشک و تر جس نے بھی اس کی اذان سنی اس کے ایمان کی گواہی دے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو سات سال اذان کی پابندی کرے گا اور اس نے محض رضائے الہی کی خاطر اذان دی تو اسے جنت کے دروازے پر کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا جس کی تو چاہے شفاعت کر۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنا کس قدر درجہ رکھتا ہے تو اس پر باہم تلوار چلتی۔ اذان کا جواب دینا ضروری ہے۔ صرف قرہی مسجد کی اذان کا جواب ہی کافی ہے جو بوقت اذان باتوں میں مشغول رہتا ہے معاذ اللہ اس کا خاتمہ برا ہونے کا ڈر ہے۔ اذان اور اقامت دونوں کا جواب دے جواب سے مراد یہ ہے کہ سننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے جو مؤذن یا اقامت کہنے والا کہتا ہے۔ البتہ حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کہے۔ فجر کی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرُّمَاتٌ کہے اور اقامت میں قَدِ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللهُ دَادَامَهَا کہے۔ اذان میں حضور اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود شریف کا پڑھنا واجب ہے جبکہ محبت اور احترام کے ساتھ انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔ شامی، کنز العباد، فتاویٰ صوفیہ، کتاب الفردوس، حاشیہ بحر الرائق، تفسیر روح البیان۔ صلوٰۃ مسعودی، مقاصد حسنہ وغیرہ ہم کتب میں مذکور احادیث مبارکہ کے مفہوم کے مطابق اذان میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود شریف پڑھنے اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے والے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کی صفوں سے تلاش فرما کر

اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے نیز دنیا و آخرت میں اس کی بصارت اور بصیرت قائم رہے گی (ملاحظہ ہو جاء الحق)

اذان کے بعد کی دعا اذان کے بعد مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اور دعا مانگیں اذان کے بعد مانگی گئی دعاء کو اللہ تبارک و تعالیٰ عموماً قبول فرما لیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعاء رد نہیں کی جاتی (ابو داؤد ترمذی) حضرت محل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رو کی جاتی ہیں ایک اذان کے وقت دوسرے کفار کے ساتھ گھمسان کی جنگ کے وقت (مفہوم حدیث منقول ابی داؤد)

———— بہتر یہ ہے کہ مسنون دعا مانگے جس میں نبی علیہ السلام کا وسیلہ بھی ہو ————

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب تم مؤذن کی (اذان) سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے (یعنی اذان کا جواب دو جب اذان مکمل ہو جائے تو) پھر مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ بے شک وہ جنت میں ایک مقام ہے اور وہ مقام و مرتبہ بندگان خدا میں سے صرف ایک ہی بندے کو ملے گا اور وہی اس کے لائق ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ (صاحب مرتبہ و مقام) میں ہی ہوں گا۔ تو جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا میری شفاعت اس پر واجب ہو گئی (صحیح مسلم شریف) اذان کی دعا اسی کتاب کے صفحہ 37 پر ملاحظہ فرمائیں اقامت:۔ اقامت بھی اذان ہی کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے حتیٰ

علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ **قَدْ قَدِمْتَهُ الصَّلَاةُ** کہے۔ (۲) اقامت میں آواز بلند تو ہو گی مگر اذان کے مقابلہ میں پست ہوگی (۳) اس کے کلمات اذان کے مقابلہ میں جلدی جلدی کہے جائیں گے۔ مگر اتنا بھی جلدی نہیں کہ احترام و وقار ہی باقی نہ رہے۔ (۴) اس میں نہ تو کانوں پر ہاتھ رکھیں گے اور نہ ہی انگلیاں کانوں میں رکھیں گے۔ جس نے اذان کسی اقامت کہنا بھی اسی کا حق ہے۔ اگر اسے ناگوار گزرے تو اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو اقامت کہنا مکروہ ہے لیکن اگر اسے ناگوار نہ گزرے یا وہ موجود نہ ہو تو جو چاہے اقامت کہہ دے۔ اگر امام خود اقامت کہے تو قد قامتہ الصلوة کے وقت آگے بڑھ کر مصلیٰ پر چلا جائے۔ (عالم گیری در مختار وغیرہ)

اوقات نماز:- ہر نماز کو اس کے صحیح وقت میں ادا کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذی شان ہے **إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا**۔ ترجمہ بے شک نماز ایمان والوں پر اوقات مقررہ میں فرض ہے۔ اس لئے جو نماز وقت سے قبل ادا کی جائے گی درست نہ ہوگی اور جو وقت گزرنے کے بعد پڑھی جائے گی وہ قضاء ہوگی۔

فجر:- نماز فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔

ظہر:- سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک رہتا ہے کہ ہر شے کا سایہ اپنے اصلی سایہ سے دوگنا ہو جائے۔ اصلی سایہ سے مراد وہ سایہ ہے جو سورج کے عین نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

عصر:- نماز ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی نماز عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک باقی رہتا ہے بہتر ہے کہ دھوپ کے زرد ہونے سے پہلے نماز ادا کر لے

کیونکہ دھوپ زرد ہونے پر وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نماز ہو جائے گی۔

مغرب :- نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہو کر غروب شفق تک رہتا ہے شفق اس سپیدی کا نام ہے جو جانب مغرب سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً پھیلی ہوتی ہے۔

عشاء :- نماز عشاء کا وقت غروب شفق سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے البتہ نصف شب کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے لیکن نماز ہو جائے گی۔

مکروہ اوقات

(۱) سورج کے نکلنے سے لے کر اس کے اچھی طرح چمک اٹھنے تک کہ اس پر نظر نہ ٹھہر سکے یہ وقت تقریباً بیس منٹ ہوتا ہے۔ (۲) سورج غروب ہوتے وقت۔ (۳) عین نصف النہار شرعی کے وقت۔ (۴) صبح صادق سے طلوع آفتاب تک سنت فجر کے سوا، اور نماز عصر پڑھ لینے کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نہ پڑھے، ہاں البتہ ان دو اوقات میں قضاء شدہ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جب امام خطبہ جمعہ کے لئے کھڑا ہو تو کوئی نماز نہ پڑھے۔

تعداد رکعات

فجر :- ۲ سنت موکدہ۔ ۲ فرض، کل۔ چار رکعات

ظہر :- ۴ سنت موکدہ۔ ۴ فرض، ۲ سنت موکدہ، دو نفل، کل ۴ رکعات

عصر :- ۴ سنت غیر موکدہ، ۴ فرض، کل ۸ رکعات۔

مغرب :- ۳ فرض، ۲ سنت موکدہ، ۲ نفل، کل ۷ رکعات

عشاء :- ۴ سنت غیر موکدہ، ۴ فرض، ۲ سنت موکدہ، ۲ نفل، ۳ وتر واجب، ۲ نفل، کل ۱۷ رکعات۔

طریقہ نماز = نماز کا طریقہ یہ ہے با وضو قبلہ رو ہو کر دونوں پاؤں میں چار انگلیں کا فاصلہ رکھ کر کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے کہ انگوٹھے کانوں کی لوسے چھو جائیں انگلیاں نہ تو دبا کر بند کرے اور نہ ہی بتکلف کشادہ بلکہ اپنی اصلی حالت پہ رہنے دے۔ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے یوں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی انگلیاں کلائی پر اور انگوٹھا اور چھنگلیاں کلائی کے اعلیٰ بغل ہوں پھر ثناء پڑھے: اگر باجماعت نماز ادا کر رہا ہو تو ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائے اور امام کی قرأت سنے اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو ثناء کے بعد - اعوذیا اللہ آخر تک بسم اللہ آخر تک پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے پھر قرآن کریم کی کوئی بھی سورت پڑھے یا تین آیات مبارکہ یا تین چھوٹی آیات کے برابر کوئی ایک بڑی آیت پڑھے (ثناء سورہ فاتحہ سورہ اخلاص اسی کتاب کے صفحہ 34 پر ملاحظہ فرمائیں

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں پر ہاتھ یوں رکھے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں کو پکڑے سر اور پیٹھ برابر ہو رکوع میں کم از کم تین بار سبحان ربی العظیم کہے۔ اگر امام ہو تو صرف تسبیح یعنی سبحان اللہ لمن حمدہ ”مقتدی ربنا لک الحمد کہے تنہا پڑھنے والا دونوں کہے ربنا لک الحمد کے بعد ”حمداً کثیراً طیباً مبارکاً لہ“ کہنا بہت ثواب ہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں اس طرح جائے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ بھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر یعنی پہلے ناک اور پھر پیشانی زمین پر لگائے بازوؤں کو گردنوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رو رکھے اور انگلیاں حالت سجدہ میں زمین سے ہرگز نہ اٹھائے ہتھیلیاں بچھی ہوئی ہوں اور سب انگلیاں قبلہ رو ہوں سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے سر پھر ہاتھ اٹھائے اور دایاں قدم کھڑا کرے اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ رکھے اور دایاں قدم بچھا کر اس پر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے برابر اس طرح

رکھے کہ انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے
سجدے کو جائے اسی طرح سجدہ کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سر اٹھائے اور ہاتھ گھٹنوں پر
رکھ کر پنجوں پر بوجھ دے کر کھڑا ہو جائے اب صرف بسم اللہ شریف پڑھ کر قرأت
شروع کرے پھر اسی طرح رکوع و سجود کر کے دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بائیں بچھا کر
بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے۔

التحیات میں :- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھتا ہوا
جب کلمہ لا کے قریب پہنچے تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائے
ہمٹھکیا اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دے لفظ لا پر شہادت کی انگلی کھڑی
کرے مگر اس کو جنبش نہ دے اور لفظ الا پر گرا کر فوراً سب انگلیاں سیدھی کر لے
اور اگر دو سے زیادہ رکعتیں ادا کرنا ہوں تو کھڑا ہو جائے اور حسب سابق نماز ادا
کرے لیکن فرضوں کی آخری دونوں رکعتوں میں فاتحہ شریف کے بعد کوئی سورت
ضروری نہیں آخری قعدہ میں کہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا التحیات کے بعد درود
شریف پڑھے اور اس کے بعد کوئی مسنون دعا پڑھے (التحیات درود شریف اور ایک
مسنون دعا صفحہ 34 پر ملاحظہ فرمائیں)

دعا کے بعد دائیں طرف منہ کر کے کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر بائیں طرف
بھی اسی طرح مونہہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔ نماز وتر میں تیسری رکعت
میں رکوع سے پہلے (قرات سے فارغ ہو کر) کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے پھر
ہاتھ باندھے اور دعائے قنوت پڑھے حدیث پاک میں کئی دعائیں منقول ہیں ان میں
سے ایک دعاء صفحہ (37) پر درج ہے۔ اگر وہ دعاء یاد نہ ہو تو ربنا اتنا فی الدنیا پڑھے۔
اگر خدا نخواستہ دعائے قنوت پڑھے بغیر بھول کر رکوع میں چلا گیا اور پھر یاد آیا تو اب
رکوع سے واپس نہ آئے بلکہ آخر میں سجدہ سو کرے۔

عورت کے لیے نماز میں چند چیزیں مرد سے جدا ہیں۔ عورت تکبیر تحریمہ
کے لیے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے گی اور ہاتھ دوپٹے وغیرہ سے باہر نہیں نکالے گی، قیام
میں ہاتھ سینے پر باندھے گی، ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی۔ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ اس

طرح رکھے گی کہ انگوٹھا ایک طرف اور باقی انگلیاں دوسری طرف رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی۔ سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھا دے گی، التعمیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال کر سرین پر بیٹھے گی اور انگلیاں ملا کر رکھے گی، کپڑے کو پاؤں کی پشت تک لٹکائے ہاتھوں چہرے اور پاؤں کی پشت کے سوا تمام جسم بمعہ کان اور سر کے بال کسی ایسے کپڑے سے چھپائے گی کہ نظر نہ آئے۔

نماز کی ادائیگی میں کچھ چیزیں شرط ہیں کچھ فرض کچھ واجب کچھ سنت اور کچھ مستحب۔ شرائط :- نماز شروع کرنے سے قبل ان کا پایا جانا ضروری ہے بلا عذر شرعی ان کے بغیر نماز نہ ہوگی، وہ یہ ہیں۔ نمازی کا جسم، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورت کے لیے سوائے ہاتھ منہ اور پاؤں کے تمام جسم کا ڈھکا ہوا ہونا، قبلہ کی طرف سینہ ہونا نماز کے وقت کا ہونا دل سے نیت کرنا۔

فرائض :- ان میں سے ایک بھی رہ جائے تو (اگرچہ سجدہ سو کرے) نماز نہیں ہوتی : (۱) تکبیر تحریمہ یعنی نماز شروع کرنے کے لیے اللہ اکبر کہنا (۲) کھڑے ہو کر نماز پڑھنا خیال رہے کہ نماز فرض، سنت فجر، وتر اور عیدین میں قیام فرض ہے باقی سنتوں میں سنت اور نوافل میں نفل ہے (۳) نماز میں قرآن پاک کا پڑھنا کم از کم ایک آیت مبارکہ فرض کی دو رکعت میں اور وتر سنت و نوافل کی ہر رکعت میں (۴) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا (۶) تعدہ اخیرہ (۷) دونوں طرف سلام پھیرنا۔

اگر بھولے سے کوئی واجب رہ جائے تو سجدہ سو کرنا واجب ہوتا ہے اگر جان بوجھ کر چھوڑے یا سجدہ سو نہ کرے تو نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے واجبات یہ ہیں فرض کی پہلی دو رکعتوں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں صرف ایک بار پوری الحمد للہ شریف (بلا کم وکاست) پڑھنا، فرض کی پہلی دو رکعتوں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ کم از کم تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت کریمہ جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہو ملانا، رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا، دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، پہلا تعدہ میں التعمیات پر کچھ نہ بڑھانا دونوں تعدوں میں

التحیات کا مکمل پڑھنا، قرأت امام کے وقت مقتدی کا چپ رہنا، دوسرے واجبات میں امام کی پیروی کرنا ترتیب نماز قائم کرنا، نماز مکمل اطمینان و سکون سے پڑھنا، امام کے لیے فجر مغرب عشاء عیدین جمعہ تراویح اور رمضان میں وتروں میں بلند آواز سے قرأت کرنا، ظہر اور عصر میں آہستہ پڑھنا، عیدین میں چھ تکبیر کا زائد کہنا واجبات نماز ہیں۔

اگر غلطی سے کوئی واجب چھوٹ جائے یا کوئی فرض یاد نہ رہے کہ ادا کیا ہے یا نہیں مثلاً چار رکعت نماز پڑھ رہا تھا اب یاد نہیں آتا کہ تین رکعت ادا کی ہیں یا چار تو جس طرف زیادہ یقین ہو وہی اپنا لے اور آخر میں سجدہ سو کرے۔ مشکوٰۃ شریف میں حضرت بحوالہ عطاء بن یسار حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو شک ہو کہ اس نے نماز کتنی پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت اسے چاہیے کہ اپنے شک کو دور کرے اور جس پر یقین ہو اسی کو اپنا لے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے اگر اس نے پانچ رکعت پڑھی ہوں گی تو یہ سجدے جنت کر دیں گے (یعنی چھ رکعت ہو جائیں گی) اور اگر نماز اس نے پوری پڑھی ہو گی (یعنی چار رکعت) تو یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کا باعث بنیں گے۔

سجدہ سہوہ۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ تعدہ اخیرہ میں التحیات شریف پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اگر التحیات کے ساتھ درود شریف و دعا بھی پڑھ لے تو بہتر ہے، سجدوں کے بعد التحیات بمعہ درود شریف و دعا کے دوبارہ پڑھے اگر دوران جماعت مقتدی سے سہو ہو تو کسی پر بھی سجدہ سہو نہیں۔ لیکن اگر امام سے سہو ہو تو تمام جماعت پر سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سجدہ سہو کرنا یاد نہ رہا دونوں طرف سلام بھی پھیر دیا پھر یاد آیا اور ابھی تک کوئی کلام یا منافی نماز کام نہیں کیا تو فوراً سجدہ سہو کرے اور دوبارہ التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔

سنتیں۔ سنتوں میں سے اگر کوئی رہ جائے تو نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی نہ ہو گا لیکن دانستہ ترک نہ کرے۔ سنتیں یہ ہیں:

تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھوں کا اٹھانا، ہتھیلیوں کا قبلہ رخ رکھنا، امام کا نماز کی تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا، ثناء، اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف کا آہستہ کہنا، فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف فاتحہ پڑھنا، رکوع اور سجود میں کم از کم تین تین بار تسبیح پڑھنا، رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، ہاتھوں سے گھٹنوں کا اس طرح پکڑنا کہ انگلیاں کھلی رہیں۔ سر اور کمر برابر ہو جائے رکوع سے اٹھتے وقت امام کا سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کا ربنا لک الحمد کہنا (تنہا پڑھنے والا دونوں کہے) سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا، بازو کو کروٹوں اور پیٹ سے جدا رکھنا، کلائیوں زمین سے اونچی اور انگلیاں قبلہ رو رکھنا، دونوں سجدوں کے درمیان دایاں قدم کھڑا کر کے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا، ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا اور قبلہ رو ہونا التیمات شریف میں اشھد ان لا الہ الا اللہ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا (جس طرح ترکیب نماز میں ذکر ہو چکا ہے) التیمات کے بعد درود شریف اور کوئی دعائے مسنونہ پڑھنا، پہلے دائیں پھر بائیں جانب سلام کہنا، امام کا بلند آواز سے سلام کہنا، مگر دوسرا پہلے کی نسبت کچھ آہستہ کہنا۔

مستحبات:- مستحبات کا ادا کرنا افضل ہے چھوڑنا گناہ نہیں۔ وہ یہ ہیں: دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا، رکوع و سجود میں تین بار سے زیادہ تسبیح کہنا، قیام کے وقت سجدہ گاہ پر رکوع میں دونوں پاؤں کی پشت پر سجدہ میں ناک کے سرے پر قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام میں اپنے شانوں پر نظر رکھنا، جمائی کے وقت منہ بند رکھنا یا اس پر ہاتھ کی پشت رکھنا۔

مکروہات تحریمی:- دوران نماز مکروہات تحریمی سے بچنا بہت ضروری ہے، ورنہ نماز میں نقص شدیدہ آجائے گا۔ وہ یہ ہیں: داڑھی بدن یا کپڑے سے کھیلنا کپڑا کندھے پر یوں ڈالنا کہ دونوں سرے کھلے ہوں، بلاوجہ کپڑوں کو (سجدہ کے وقت) سمیٹنا، آستین کو آدمی کلائی سے زیادہ چڑھانا، شدت کا پیشاب و پاخانہ یا ریح محسوس ہوتے وقت نماز پڑھنا، سجدہ گاہ سے بلا ضرورت (دوران نماز) کنکریاں وغیرہ دور کرنا، انگلیاں چٹھانا یا

ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا، کمر پر ہاتھ رکھنا، آسمان کی طرف یا ادھر ادھر منہ گھما کر دیکھنا، کسی کے منہ کے سامنے منہ کر کے نماز پڑھنا، (اگر نمازی کی طرف سامنے بیٹھے ہوئے نمازی کی پیٹھ ہو تو جائز ہے) سجدہ میں کتے کی طرح کلائیوں بچھانا، سر پر رومال یا پگڑی یوں باندھنا کہ درمیان سے سر نکلا رہے، بلا عذر ناک یا منہ کو چھپانا، بلا عذر کھنگارنا، قصداً جمائی لینا، جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا (اگر تصویر پوشیدہ ہو تو جائز ہے) نمازی کے سامنے، دائیں بائیں یا سجدے کی جگہ پر کسی جاندار کی تصویر کا ہونا (غیر جاندار کی تصویر میں حرج نہیں) کسی بھی واجب کو چھوڑنا، مثلاً رکوع کے بعد بلا عذر سیدھے کھڑے نہ ہونا یا دونوں سجدوں کے درمیان صحیح نہ بیٹھنا، امام سے پہلے مقتدی کا کوئی بھی رکن ادا کرنا، کرتا ہوتے ہوئے صرف پانسجامہ یا چادر سے نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ کچھ مکروہات تنزیہ اور کچھ تحریمہ بھی ہیں۔ اختصاراً یہ کہ نماز انتہائی خشوع و خضوع اور پورے واجبات و سنن سے ادا کرے۔

نماز کو توڑنے والی چیزیں :- بھول کر یا قصداً کوئی کلام کرنا، چھینک یا سلام کا جواب دینا، اللہ تعالیٰ یا اس کے محبوب کے اسمائے گرامی سن کر جواب کی نیت جل شانہ یا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا۔ ایک رکن میں تین بار ہاتھ اٹھا کر کھجانا۔ نماز ادا کرتے ہوئے اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دینا یا امام کا کسی ایسے شخص کا لقمہ قبول کر لینا جو اس کی اقتدا میں نہ ہو ایسی صورت میں امام اور تمام جماعت کی نماز ٹوٹ جائے گی نماز مکمل ہونے سے قبل قصداً سلام پھرنا۔ اگر بھول کر ہو تو کوئی حرج نہیں نماز مکمل کر کے آخر میں سجدہ سو کرے دوران نماز قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا۔ قرأت یا اذکار نماز میں غلطی کرنا۔ دانتوں سے اتنا خون نکلنا کہ حلق میں مزہ محسوس ہو۔ کچھ کھانا پینا یا چوسنا۔ اگر دوران نماز دانتوں سے کوئی ذرہ نکلا تو اگر چنے کے برابر ہو تو نکلنے سے نماز ٹوٹ جاگی۔ اگر تھوڑا ہو مکروہ ہوگی۔ بلا عذر قبلہ سے سینہ پھیرنا یا بلا عذر چلنا۔ اگر عذر سے چلنا پڑے مثلاً جماعت میں کس دوسرے مقتدی سے ملنے کے لیے، صف برابر کرنے کے لیے یا موذی جانور مارنے کے لیے چلنا پڑے تو دو قدم سے زیادہ

ان صورتوں میں نماز توڑ سکتا ہے: سانپ یا دوسرے موذی جانور کو مارنے کے لیے۔ نقصان کا ڈر ہو مثلاً جانور بھاگ جائے گا یا کوئی شے جل جائے گی یا دودھ ابل جائے گا یا گاڑی چھوٹ جائے گی وغیرہ ایسے ہی پیشاب و پاخانہ کی شدت محسوس ہو تو تب توڑنا جائز ہے۔ اگر کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ میں جل جائے گا یا کوئی نابینا کنوئیں وغیرہ میں گر جائے گا۔ ان صورتوں میں نماز توڑنا واجب ہے جبکہ بچانے پر قادر ہو۔ اگر نماز نفل ادا کر رہا ہو اور والدین میں سے کوئی بلائے اور انہیں اس کی نماز کا علم نہ ہو تو نماز توڑ دے۔ خیال رہے کہ جس نماز کو توڑے گا دوبارہ پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اگرچہ نماز نفل ہی کیوں نہ ہو۔

باجماعت نماز ادا کرنا: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجے افضل ہے۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عشاء باجماعت پڑھی گویا وہ اس نے آدمی رات قیام کیا اور جس نے فجر بھی باجماعت پڑھی گویا وہ ساری رات قیام میں رہا (مسلم شریف) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رضائے خدا کے لیے چالیس دن نماز جماعت سے پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی۔ ایک جہنم کی آگ سے اور ایک منافقت سے۔ (ترمذی شریف) بلا عذر شرعی جماعت ترک کرنا سخت گناہ ہے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ جماعت میں کتنا ثواب ہے تو گھسٹتا ہوا مسجد میں حاضر ہوتا بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشا اور فجر ہے اور وہ جانتے کہ اس میں کیا درجہ ہے تو

گھٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی ارشاد فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو کہ جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھروں کو آگ سے جلا دوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔۔۔ امام احمد کی روایت میں ہے کہ فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو نماز عشاء قائم کرتا اور (کچھ) جوانوں کو حکم دیتا کہ (نمازوں کے) گھروں میں جو کچھ ہے اسے آگ سے جلا دیں۔

جمعہ اور عیدین میں جماعت شرط ہے نماز تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے رمضان المبارک میں وتر کی جماعت مستحب ہے اور فرض نماز کی جماعت واجب ہے۔

جماعت چھوڑنے کے عذر:۔ ایسی بیماری کہ مسجد میں نہ جاسکے سخت سردی سخت آندھی، سخت بارش یا کیچڑ، کسی دشمن یا ظالم کا خوف، مال کے چوری ہو جانے کا ڈر، پیشاب و پاخانہ کی شدید حاجت، گاڑی وغیرہ کے چھوٹ جانے کا ڈر، بیمار کی تیمارداری جبکہ ضروری ہو زیادہ بھوک کی حالت میں جبکہ کھانا سامنے موجود ہو۔ یہ سب ترک جماعت کے عذر ہیں۔ عورتوں پر جماعت لازم نہیں۔

نماز جمعہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (جمعہ) ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (تمہیں) نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ جمعہ کی نماز فرض عین ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ جمعہ ہر مسلمان جو مرد آزاد، عقلمند، بالغ، تندرست، اور مقیم ہو اس پر فرض ہے اس کا وقت وہی ہے جو نماز ظہر کا وقت ہے جمعہ قائم کرنے کی چند شرائط ہیں ان کا ہونا ضروری ہے جہاں یہ شرائط نہ پائی جائیں وہاں نماز ظہر ادا کی جائے گی۔ شرائط یہ ہیں۔

(1) ظہر کا وقت ہو (2) نماز سے قبل خطبہ ہو (3) نماز جمعہ باجماعت ہو (5) اجازت

عام ہو (زیادہ وضاحت کے لیے معتبر کتب فقہ یا علماء کی طرف جوع کریں) جمعہ کے دن غسل کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا سنت ہے۔ نماز کے لیے جلد جانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے۔ خطبے کا سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام کرنا یا اس کا جواب دینا، حتیٰ کہ نیکی کا حکم کرنا بھی دوران خطبہ منع ہے، البتہ خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے۔

نماز عیدین

عیدین کی نماز واجب ہے اس کی شرائط وہی ہیں جو جمعہ کی ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے قبل ہے اور عیدین کا بعد، ان کی نماز کا وقت سورج کے نیزہ بھر بلند ہونے سے لے کر قبل زوال تک ہے عید الفطر میں کچھ دیر اور عید الانعی میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ ان نمازوں میں اذان و اقامت نہیں عید کے دن حجامت بنوانا ناخن کٹوانا غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا فجر کی نماز مسجد محلہ میں ادا کرنا عید گاہ میں جلد جانا عید گاہ کو پیدل جانا ایک راستے سے جانا دوسرے راستے سے واپس آنا عید الفطر میں نماز سے قبل تین پانچ یا سات (طاق) کھجوریں کھانا اور نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا۔ اور عید الانعی میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے عوام میں جو مشہور ہے کہ عید الانعی کے دن روزہ ہوتا ہے غلط ہے عید الانعی کا چاند نظر آجانے کے بعد بال اور ناخن نہ ترشوائے۔

طریقہ نماز عید :- پہلے نیت کریں دو رکعت نماز عید الفطر یا نماز عید الانعی واجب ساتھ چھ زائد تکبیروں کے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں پھر امام بلند آواز اور مقتدی پست آواز کے ساتھ تین تکبیریں کہیں ہر تکبیر میں تھوڑا تھوڑا وقفہ رکھیں پہلی دو تکبیروں میں ہاتھ چھوڑیں اور تیسری کے بعد باندھ لیں پھر امام بلند آواز سے قرأت کرے گا اور رکوع و سجود کیا جائے گا پھر دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع جانے سے قبل تین بار ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ کھلے چھوڑتے رہیں چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں اور

عام طریقہ سے نماز پوری کریں

تکبیرات تشریح :-

ماہ ذی الحجہ مکرم کی ۹ تاریخ کی فجر سے ۱۳ تاریخ کی عصر تک ہر نماز فرض جو کہ جماعت مستحبہ سے ادا کی گئی ہو کے فوراً بعد ایک یا تکبیر تشریح کہنا (با آواز بلند) واجب ہے اور تین بار افضل ہے تکبیر یہ ہے :-

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَ اللهُ اَكْبَرُ وَ اللهُ اَكْبَرُ

جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ درج کرنے سے قبل غسل میت کے متعلق تحریر کرنے کی ضروری خیال کرتا ہوں کیونکہ اکثر لوگ غسل سے ناواقف ہیں جبکہ بہتر یہ ہے کہ میت کا سب سے قریبی رشتہ دار اسے غسل دے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی المرتضیٰ حضرت عباس اور بعض دیگر افراد اہل بیت (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے غسل دیا تھا اگرچہ مسئلہ کی رو سے قریبی یا اس کے سوا کوئی دوسرا بھی غسل دے سکتا ہے، میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک نے غسل دے دیا تو سب بری الذمہ ہو گئے اگر کسی نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار۔

طریقہ غسل :- جس تختہ وغیرہ پر میت کو غسل دینا ہو اسے تین پانچ یا سات بار خوشبو کی دھونی دیں، نہلانے والا با وضو ہو تو بہتر ہے پھر میت کو تختہ وغیرہ پر لٹا کر نرمی کے ساتھ اس کا لباس اتاریں، مگر ناف سے لے کر گھٹنوں تک کسی موٹے کپڑے سے تر چھپائے رکھیں اور بہتر ہے کہ میت کے گردا گرد پردہ کر لیں اور سوائے ضروری شخص کے کوئی اندر نہ آئے پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی پہلے منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں اور آخر میں پاؤں دھوئیں میت کے وضو میں منہ اور ناک میں پانی نہیں ڈالا جاتا ہاں البتہ روئی یا کپڑے کی پھریری سی بنا کر اور پانی میں بھگو کر دانتوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال دھو دیں اور تمام جسم پر پانی بہا دیں (غسل وغیرہ میں جو پانی استعمال کریں وہ نیم گرم ہو اور اس میں اگر پیری کے پتوں کو ابال لیں تو بہتر ہے دوران غسل صابن یا بیسن وغیرہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے) پھر بائیں لٹا کر

سر سے پاؤں تک پانی بہائیں پھر دائیں کروٹ لٹا کر یونہی کریں پھر ٹیک لگا کر میت کو بٹھائیں اور پیٹ پر نیچے کو ہاتھ پھیریں۔ اگر کچھ خارج ہو تو دھو دیں وضو یا غسل دہرانے کی ضرورت نہیں پھر لٹا کر تمام جسم پر کافور ملا پانی بہا دیں۔ پھر کسی پاکیزہ کپڑے سے بدن صاف کر دیں۔ خیال رہے کہ یہ تمام کام انتہائی نرمی کے ساتھ کیا جائے گا سختی کرنا درست نہیں۔

کفن : بدن اچھی طرح خشک کر لیں تاکہ کفن گیلانہ ہو پھر کفن کو تین پانچ یا سات بار خوشبو کی دھونی دے کر یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی (کفنی آگے اور پیچھے برابر کی لمبی ہونی چاہیے یہ جو پیچھے سے کم رکھی جاتی ہے غلط ہے) پھر اس پر میت کو لٹا کر کفنی پہنائیں اور تمام بدن پر عموماً داڑھی پر خصوصاً خوشبو لگائیں سجدہ میں زمین پر لگنے والے اعضاء پر کافور لگائیں پھر تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب پھر دائیں اس کے اوپر لفافہ یعنی بڑی چادر لپیٹیں پہلے بائیں جانب پھر دائیں جانب تاکہ دایاں اوپر رہے پھر سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں۔ تاکہ ہوا سے نہ اڑے۔

عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں پھر اوڑھنی پشت کے نیچے سے بچھا کر سر کے اوپر سے چہرے پر مثل نقاب ڈال دیں اس کی لمبائی پشت سے لے کر سینے تک اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہو جس طرح عورتیں زندگی میں دوپٹہ اوڑھتی ہیں اسی طرح نہ اوڑھائیں کہ یہ خلاف سنت ہے پھر بدستور تہبند اور لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند جو کہ سینہ سے ران تک ہو باندھ دیں سفید کپڑے میں کفن دینا چاہیے مرد کے لیے ایسی خوشبو کا استعمال ناجائز ہے جس میں زعفران ملا ہو جبکہ عورت کو جائز ہے نماز جنازہ : نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو

گئے اگر کسی نے بھی نہ پڑھی تو جس جس کو اطلاع ہوئی تھی سب گنہگار ہوں گے اس کے دو رکن ہیں (1) چار بار تکبیر کہنا (2) کھڑے ہو کر پڑھنا اگر بغیر مجبوری کے بیٹھ کر پڑھے گا تو درست نہیں اس کی تین سنتیں ہیں (1) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء (2) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا (3) میت کے لیے دعا کرنا۔

میت وہ ہے جو پہلے زندہ تھا پھر مر گیا اگر مردہ پیدا تو نماز جنازہ درست نہیں میت کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ عائبانہ نماز جنازہ درست نہیں، یوں ہی اگر وہی اقرب پڑھ چکا ہو تو نماز دہرانا جائز نہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایات میں ثابت ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ جس طرح چار سے زیادہ عورتوں سے ایک وقت میں شادی کرنا مگر ہمارے لیے جائز نہیں۔

طریقہ نماز: پہلے نیت کر کے امام و مقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھے یعنی سُبْعَلَيْكَ اللَّهُمَّ وَحَمْدِكَ وَتَبْلُوكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ نَنَاوُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہیں اور نماز والا درود شریف پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور کوئی ایک یا ایک سے زائد مسنون دعائیں پڑھیں کتب احادیث میں کئی دعائیں مذکور ہیں ان میں سے دعا اس کتاب کے صفحہ (38) پر درج ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ نیز نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کے جنازہ کی دعا بھی صفحہ (38) پر ملاحظہ فرمائیں۔

دعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں، پھر ہاتھ چھوڑ دیں اور صغیریں توڑ کر دعا مانگیں۔

جنازے کو کندھا دینا بہت ثواب ہے۔ سنت یوں ہے کہ پہلے داہنے سرھانے کندھا دے پھر دائیں پائنتی، پھر بائیں سرھانے پھر بائیں پائنتی کندھا دے

اور ہر بار دس دس قدم چلے (انشاء اللہ تعالیٰ) ہر قدم کے بدلہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے (الحديث)

عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ شوہر نہ تو اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے 'یہ سب غلط ہے۔ صرف غسل دینے اور بلا حائل بدن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

نماز مسافر: مسافر اس شخص کو کہیں گے جو کم از کم ساڑھے ستاون میل کے سفر کے ارادہ سے اپنی بستی سے نکل چکا ہو 'اس پر واجب ہے کہ صرف چار رکعت والے فرضوں میں قصر کر کے یعنی چار کی بجائے دو پڑھے سنت وتر اور فجر و مغرب کی نماز میں قصر نہیں۔ شدید مجبوری پر سنت چھوڑ سکتا ہے۔ اگر نماز میں قصدا قصر نہیں کرے گا تو گنہگار ہو گا۔ اگر مقیم کے پیچھے باجماعت ادا کرے گا 'تو چار ہی پڑھے گا۔ مسافر اس وقت تک ہے کہ جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے اور جس بستی میں جائے ' وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کا ارادہ ہو۔ اگر پندرہ روز سے زیادہ ٹھہرنا ہو تو پوری پڑھے

ضروری تنبیہ: کوئی بھی نمازی عبادت گزار ریا کاری ہرگز نہ کرے اور اپنی عبادت پر مغرور نہ ہو تکبر سے بھی بچے اور یہ کبھی نہ بھولے کہ ایک بہت بڑا عابد اور زاہد محض حکم الہی کے انکار، تکبر اور نبی کی گستاخی کی وجہ سے قعرِ مذلت میں جاگرا اور اسے بارگاہ رب العزت جل شانہ سے مردود قرار دے کر لعنت کا طوق گلے میں ڈال دیا گیا عابد و زاہد عزازیل کی بجائے اس کا نام شیطان اور ابلیس رکھ دیا گیا یہ سب انسان کے لیے باعث عبرت و موعظت ہے اگر خدا نخواستہ کوئی نماز قضاء ہو جائے ' تو اس کا ادا کرنا اور توبہ کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ وقت پر نماز ادا نہ کرنا بجائے خود

ایک گناہ ہے فرض رکعتوں کی قضا ادا کرنا فرض ہے اور واجب رکعتوں کی واجب اور بعض سنتوں کی بہتر ہے جیسے کہ صبح کی سنتیں اگر بالفرض قضا ہو جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد ادا کرے اگر نماز ظہر کی جماعت میں شامل ہو اور پہلی سنتیں رہ گئیں تو فرضوں کے بعد والی دو سنتیں پہلے ادا کرے اور پہلی رہ جانے والی چار سنتیں بعد میں ادا کرے، اگر جمعہ کی پہلی چار سنتیں رہ جائیں تو جماعت جمعہ کے بعد ادا کرے۔ قضا شدہ فرض نمازوں کی ادائیگی کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں جب بھی ادا کرے گا قضا سے بری الذمہ ہو جائے گا البتہ طلوع و غروب آفتاب اور زوال کے وقت نہ پڑھے، اگر حالت سفر کی نماز قضا ہو تو اتنی ہی یعنی قصر ہی پڑھے، اگرچہ حالت قیام میں پڑھے اور اگر حالت قیام کی نماز قضا ہو تو چاروں رکعتیں ہی پڑھے گا اگرچہ سفر میں ہو۔

بعض دوسری نمازیں

نماز تراویح : نماز تراویح خاص رمضان المبارک کی راتوں میں نماز عشاء کے بعد اور وتروں سے پہلے ادا کی جاتی ہے اس کا ادا کرنا سنت موكده ہے اس کی بیس رکعتیں ہیں ہر چار رکعت کے بعد بیٹھ کر تسبیح پڑھنا مستحب ہے تسبیح اسی کتاب کے صفحہ (37) پر ملاحظہ فرمائیں

نماز تہجد : نماز تہجد کی بہت فضیلت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل ہر رات کہ جب آخری تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر (خاص) تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا

کہ اسے عطا کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اسے بخش دوں (بخاری و مسلم)
 حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا (فرائض کے بعد) سب نمازوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کو
 زیادہ محبوب نماز داؤد ہے کہ آدمی رات سوتے اور تمنا کی عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ
 میں آرام کرتے (بخاری و مسلم)

جو شخص تہجد کا عادی ہو، اسے بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے تہجد کی دو رکعتیں
 ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آتھ رکعتیں ثابت ہیں سونے سے قبل
 نماز نفل ادا کرے تو صلوٰۃ اللیل ہوگی اگر سو کر اٹھنے کے بعد ادا کرے تو تہجد کہیں
 گے اس کی نیت دوسری عام نمازوں کی طرح ہی ہے

نماز اشراق: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا یہاں
 تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرہ کا
 ثواب ملے گا (ترمذی شریف)

نماز چاشت: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے
 لیے جنت میں سونے کے محل بنائے گا (ترمذی، ابن ماجہ) چاشت کا وقت سورج کے
 بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔

صلوٰۃ التسبیح: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا میں تمہیں عطا نہ کروں، کیا میں تمہیں بخش نہ

کروں کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، دس نعلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے چھوٹے بڑے اگلے پچھلے قصداً سوا کیے ہوئے تمام گناہ معاف فرما دے اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اسے روزانہ پڑھو، اگر نہ ہو سکے تو جمعہ میں ایک بار، اگر یہ بھی نہ ہو تو مہینہ میں ایک بار، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار، ورنہ عمر میں ایک بار ضرور پڑھو (بہار شریعت)

سنن ترمذی میں اسکی ترکیب حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے۔ نیت باندھ کر ثناء پڑھے، پھر سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پندرہ بار پڑھے پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھے پھر دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر رکوع میں جائے اور دس بار پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تسبیح، تمجید کے بعد دس بار پھر دونوں سجدوں میں دس دس بار پڑھے، دونوں سجدوں کے درمیان بھی دس بار پڑھے، اس طرح ایک رکعت میں پچھتر بار اور چار رکعتوں میں تین سو کی تعداد پوری ہوگی، رکوع و سجود میں رکوع و سجود کی تسبیح کے بعد یہ کلمہ پڑھا جائے گا۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ صلوٰۃ التسبیح کے فیوض و برکات سے فائدہ اٹھائے کہ اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور اس کے پڑھنے والے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

نماز استخارہ : استخارہ کا معنی ہے بھلائی کا طلب کرنا اور اصل استخارہ کرنے والا اپنے پروردگار سے اپنے لئے مشورہ کرتا ہے اور برائی سے بچنے کی دعا کرتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو ہر کام کے لئے استخارہ سکھلاتے تھے، جس طرح کہ قرآن کریم کی

نماز مہرّم

شاء

قائم سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ

پاک ہے تو اسے اللہ نیک تیرا حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی

غیرکے **تَعَزُّوْا** اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ **تَسْبِيْحٌ** بِسْمِ اللّٰهِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطاں مردود سے اللہ کے نام سے شروع

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **سُوْرَةُ فَاتِحَةٍ** الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ

کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے بڑا مہربان نہایت

الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا

رحم والا . قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں ہم کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

سیدھا راستہ ان لوگوں کا راستہ ہیں جنہوں نے انعام کیا ان لوگوں کا راستہ جو (تیرے)

بِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝ اٰيٰتِنَ ۝ **سُوْرَةُ اٰطْلَاسِ** قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝

غضب میں مبتلا ہونے والا نہ گراہوں کا اپنی قبول فرما۔ کہہ دو اللہ ایک ہے۔

اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اللہ ہے نیاز ہے نہ اس نے (کس کو) بنا اور نہ وہ (کس سے) بنا گیا اور کوئی بھی اس کا ہم سر نہیں ہے۔

سُبْحٰنَكَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ **تَسْبِيْحٌ** سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَكَ ۝

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا اللہ نے اس کی سُن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

تَحْمِيْدٍ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۝ **سُبْحٰنَكَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى**

اسے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے کی ہے۔ پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند

تَشْهِيْدٌ النَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

تمام قرآن مجید اور تمام صلوات علی عبادہم اور تمام طیبات اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلام اور تحمیر پر اسے نبی اور

وَرَحْمَةٌ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

اذان کی دعا اللھم ربّ هذه الدّعوة الثّامّة والصلوٰۃ القائمۃ اتّ سیدنا

محمّد الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرّفیعۃ وابعثہ مقامًا

محمود والذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ یوم القیمۃ انک لا تخلف

المیعاد یرحمک یا ارحم الراحمین ط

کرتا۔ ہم پر اپنی رحمت ڈرا، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

عالمی نصرت اللھم انّا نستعینک ونستغفرک ونؤمنُ بِکَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْکَ وَ

نُشِئُ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَنْکُرُکَ وَنَحْمَدُکَ وَنُفَجِّرُکَ اللّٰهُمَّ

اِنَّاکَ نَعْبُدُکَ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْئِلُ وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو اَرْحَمَکَ

وَنَخْشِیْ عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ یَا کُفَّارًا مُلْحِقٌ

تَسْبِیحُ رَاوِدِحِ سُبْحَانَ ذِی الْمَلٰٓئِکٰتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمٰتِ

وَالْهِیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَا وَالْجَبْرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الذِّی

لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوتُ سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ ط

اللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرًا مُجِیْرًا الصَّلٰوۃ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وآلہٖ

ایمانیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ **ایمان نفل** اَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَيْكَتِهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۱ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر

وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرَ خَيْرًا وَشَرًّا مِنْ اللَّهِ تَعَالَى وَ

اور اس کی کتابوں کو اور اسے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری قسمت کا خالق اللہ ہے اور سب سے

لَبِعْتُ بَعْدَ الْمَوْتِ **ایمان نفل** اَمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ

کے بعد اٹھائے جانے پر میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفات کے

وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ إِقْرَارًا بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقًا بِالْقَلْبِ ط

ماتق ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے

شش کلمے

اول کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ **دوسرا کلمہ شہادہ** أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ **تیسرا کلمہ تحمید** سُبْحَانَ اللَّهِ

معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے رسول ہیں اللہ ایک ہے

اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے کئی ہوں سے پہلے کی حالت میں کئی تہنیں نہیں سزا اللہ کی

الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط **چوتھا کلمہ توحید** لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ

طرف سے جو بہت بڑی عظمت والا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے ہے بادشاہی

وَلَهُ الْحَمْدُ يَوْمَئِذٍ وَبِئْسَتْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَ

اور اس کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرنا اور لانا ہے اللہ وہ زندہ ہے اس کو ہر گز کسی موت نہیں آئے گی بڑے جلال والا بزرگ

الْأَكْرَامِ يُبْدِيهِ الْخَيْرَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ **پانچواں کلمہ استغفار** اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے میں اللہ سے معافی مانگتا

سَائِي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنِبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَا سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِمْ

ہوں میرا ہر دورہ گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بظہور کر چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں آتا ہوں

الدَّنْبِ الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الدَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
 کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور غیبوں
 سَتَّارُ الْغُيُوبِ وَعَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہیں کرنے کی قوت نہیں گناہ کی بُرائی سے جو بہت بڑی عظمت والا ہے

چھٹا ذکر

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْرَكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَ
 اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جیسا کہ تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور جھوٹ

أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبَّتْ عَنْهُ وَتَبَّاتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ
 بھتا ہوں تجھ سے اس شرک کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توہم کی بنا پر تیرا شریک سے اور جھوٹ سے اور

وَالْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالْمَيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا
 غیب سے اور بدعت سے اور چلی سے اور بیجا تیوں سے اور بہتان سے اور تمام گنہگاروں سے اور میں

وَأَسْلَمْتُ وَأَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 اسلام لیا اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں

دعا کے فضائل

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا۔ ”دعا عبادت کا مغز ہے“ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ ۵)

☆ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے حضور دعاء سے زیادہ عزت والی کوئی شے
 نہیں (رواہ ترمذی وابن ماجہ)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی چیز (یعنی برائی یا بھلائی) نازل ہوئی ہو یا نہ نازل ہوئی
 ہو دعا ہر حال میں نفع دیتی ہے۔ اس لیے اے اللہ کے بندو دعا ضرور مانگا کرو
 (احمد ترمذی)

⑤--- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دربار خداوندی میں سوال نہیں کرتا یعنی جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا (اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (ترمذی) سمان اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے ہمارا پروردگار۔ دنیا میں آپ کسی سے بار بار مانگیں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے مگر رب ذوالجلال ایسا کریم ہے کہ اس سے جتنا زیادہ مانگا جائے وہ اتنا ہی خوش ہوتا ہے۔ اور نہ مانگنے والوں پر ناراض ہوتا ہے۔

⑥--- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کا سوال ضرور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشاوگی کا انتظار کرنا ہے۔ (ترمذی)

⑦--- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور تنگدستی میں اس کی دعا کو قبول کرے اسے چاہیے کہ وہ آسانی اور فراخی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بکثرت دعا کرے۔ (رواہ ترمذی)

⑧--- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص دعا مانگے اور اس میں گناہ اور رشتہ داری کو توڑنے والی دعا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطا فرمادیتا ہے یعنی یا تو اس نے جو مانگا وہ دے دیا جاتا ہے۔ یا اس کی دعا کو ذخیرہ فرمایا جاتا ہے تاکہ قیامت کے دن اس کا (بہترین) بدلہ ملے یا پھر اس پر آنے والی کوئی مصیبت (اس

دعا کے صدقہ سے) ٹل جاتی ہے (یہ سن کر) صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام) پھر تو ہم بہت دعاء مانگا کریں گے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عطائیں اس سے زیادہ ہیں (سمان اللہ) (رواہ مشکوٰۃ کتاب الدعوات)

صلوات حاجت :- عموماً انسانی زندگی قدم قدم پر مشکلات و مصائب سے عبارت ہے۔ رب ذوالجلال کی بے شمار رحمتوں کا نزول ہو ہمارے آقا رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے غلاموں کے ہر روحانی و جسمانی دکھ درد کا شافی علاج ارشاد فرمادیا۔ امام ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ حضور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت (یعنی نور نظر) کی دعا فرمائیں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں دعا کر دیتا ہوں اور چاہے تو صبر کر اور یہ صبر تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) دعا فرمادیجئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَوْجِّهَ إِلَيْكَ نَبِيَّكَ
مُحَمَّدَ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى
رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِيُقْضَى لِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

ترجمہ :- ” اے اللہ تبارک و تعالیٰ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تو صل کرتا ہو اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ یا رسول اللہ (علیہ السلام) میں آپ کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ تعالیٰ تو ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما“ (خیال رہے کہ ترمذی شریف میں یہ دعا تھوڑے سے اختلاف ساتھ مرقوم ہے)

حضرت عثمان بن حنیف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ابھی ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا آنکھوں والابن کر ہمارے پاس واپس آ گیا معلوم ہوتا تھا کہ یہ صاحب کبھی اندھے ہونے ہی نہیں تھے۔ (ابن ماجہ طبرانی) ویکر صلوات حاجت :- امام ترمذی و ابن ماجہ نے عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا! اگر کسی کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ یا کسی انسان سے ہو تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی ثنا کرے پھر درود پڑھے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی ثنا کرے پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مَوْجِبَاتِ حَتَمِكَ
وَعَرَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَسَلَامَةً مِنْ كُلِّ
إِثْمٍ لَاتُدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَحَاجَةً

هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو علیم و کریم ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ مالک ہے عرش عظیم کا حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو رب ہے تمام جہانوں کا، (اے اللہ تعالیٰ) میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری بخشش کے ذرائع اور ہرنیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو طلب کرتا ہوں۔ (اے میرے مولیٰ تعالیٰ) میرے سب گناہ معاف فرمادے۔ میرے سب غم دور فرمادے اور حاجت جو تیری رضا کے مطابق ہے پورا فرمادے، اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے“
قرض لینا کیسا ہے :-

- بغیر شدید ضرورت کے قرض لینا بہت برا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کب موت آجائے تو پھر جو پریشانی ہوگی ان احادیث مبارکہ سے عیاں ہے۔
- ① — رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر قرض معاف نہیں کیا جاتا۔ (مسلم، مشکوٰۃ)
 - ② — امام احمد کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص سات مرتبہ زندہ ہو اور ہر مرتبہ شہید ہو پھر بھی جنت میں نہیں جاسکتا جب تک قرض ادا نہ کرے (یا قرض خواہ معاف نہ کرے) (مشکوٰۃ شریف)
 - ③ — حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کبیرہ گناہوں کے بعد بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان مقروض ہو کر مرے اور ادا نہ کرنے کے لئے مال نہ چھوڑے (احمد، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

④ حضور اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جانا چاہتے ہو تو تین چیزوں سے پرہیز کرو، غرور، خیانت اور قرض سے (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ۵-)

لیکن اگر شدید ضرورت ہو تو قرض لینے میں مضائقہ نہیں جبکہ نیت یہ ہو کہ جتنی جلدی ممکن ہو اس کا قرض ادا کروں گا اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو ادا کرنے کی نیت سے قرض لے گا اس کا قرض اللہ تبارک و تعالیٰ ادا کروادے گا اور جس کی نیت پہلے ہی ادا کی نہ ہو (خدا کی طرف سے) اس کا ادا نہیں ہو سکتا (بخاری شریف مشکوٰۃ ۵)

اگر آپ قرض خواہ ہیں

اگر آپ کو رب کریم نے مال و دولت عطا فرمایا ہے اور غریب آپ کے مقروض ہیں تو ان سے نرمی فرمائیں حدیث پاک میں ہے کہ ایک آدمی اپنے تنگ دست مقروضوں سے درگزر کیا کرتا تھا۔ اسی پر رب کریم نے اس کی مغفرت فرمادی (ملاحظہ فرمائیں بخاری مسلم مشکوٰۃ ۵ باب الافلاس)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ جو غریب مقروض کو مہلت دے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی مصیبتوں سے بچائے گا اور اپنی رحمت کے سایہ میں اسے جگہ عطا فرمائے گا (سمان اللہ) (مسلم شریف مشکوٰۃ ۵)

قرض سے نجات کا عمل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں

غمزدہ ہوں ، مجھ پر قرض بہت ہو چکا ہے ۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسا کلام نہ سکھلاؤں کہ اگر تو اسے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ تیرا غم بھی دور فرمادے گا اور تیرا قرض بھی ادا ہو جائے گا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیے ۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو ہر صبح و شام یہ دعا پڑھا کر ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَمَرِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دور کر دیا اور میرا قرض بھی ادا کر دیا (رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ ویکر :- حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب آیا اور عرض کیا کہ حضور میں بدل کتابت کے قرض دے عاجز آچکا ہوں میری کوئی امداد فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں جو مجھے نبی کریم ﷺ نے سکھائے کہ اگر تجھ پر ایک بڑے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ دور فرمادے گا ، تو پڑھ ۔

اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي

بِفَضْلِكَ عَنْ مَنِّ سِوَاكَ (مشکوٰۃ)

فائدہ :- بہتر ہے کہ دونوں دعاؤں کو ملا کر نماز فجر سے قبل یا بعد اور نماز عشاء کے بعد ایک ایک لکھ کر لی جائے اول و آخر حسب شوق درود شریف ضرور پڑھیں ۔

تنگدستی کا ایک اور علاج :- مدارج النبوه میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای ہیں کہ ایک شخص خدمت فیض دربت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ دنیا تجھ سے ناراض ہوگی ہے (یعنی میں بہت غریب ہو گیا ہوں) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھ سے - "صلواہ الملائکہ" یعنی فرشتوں کی دعاء اور تسبیح کہ جس کی بدولت انہیں رزق دیا جاتا ہے کہاں گئی؟ پھر فرمایا طلوع فجر (یعنی اذان فجر) کے وقت اس دعا کو سو مرتبہ پڑھو سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ تُو دُنْيَا تِيرے پاس پست و ذلیل ہو کر آنے گی پھر وہ شخص چلا گیا کچھ عرصہ بعد دوبارہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوا - یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس (دولت) دنیا اتنی زیادہ آگئی ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کہاں رکھوں (رہبر زندگی مع طب نبوی)

ناگہانی مصیبت سے بچنے کی دعا :- حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب کوئی شخص کسی بیماری یا مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ کہے کہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا تو اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچتی - (ترمذی)

صبح و شام کی ایک بہترین دعاء :- حضرت مقعل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّحِيمِ پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیات

مبارکہ ایک مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعاء کرتے رہیں گے اور اگر اس دن مر جائے تو (انشاء اللہ تعالیٰ) درجہ شہادت پائے گا اور جو شام کو پڑھے گا صبح تک اسے یہ ہی مرتبہ حاصل ہوگا۔۔۔۔ (مشکوٰۃ)

بعض دیگر دعائیں **جب سجید نزل** اللَّهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے

جب سجدے نکلے اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانتا ہوں اور تیرے ہی رحمت

شب قدر و شب براء میں پڑھے **اللَّهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّيْ يَا**

اے اللہ بیشک تو معاف کر لے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس تجھ کو معاف فرما۔۔۔

عَفُوًّا **جب سو کر اٹھے** الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے اور مرنے کے بعد زندہ کیا اور ہم نے

النشور **جب ایٹنے کیلئے** اللَّهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنا دیا ہے تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے۔

اسی کی طرف اشارہ ہے

جب قبرستان جائے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ

سلام ہو تمہارے لوگوں کو اور اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے گا۔

وَأَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ بِالْآثِرِ **جب بیت الخلاء میں جا چاہے** اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ

جاہلے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آئیں گے۔

بِكَ مِنَ الْخُبَيْثِ وَالْخَبَائِثِ **جب بیت الخلاء سے نکلے** الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

ہوں خبیث جنوں اور خبیثوں سے

اَذْهَبَ عَنِّيْ الْاَذَى وَعَاقَبَانِيْ **جب کوئی لباس پہنے** الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ

جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عاقبت دی

مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَابْتَحَمْتُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ **جب سواری پر بیٹھ جائے** الْحَمْدُ لِلّٰهِ

کہ میں اس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت کرتا ہوں

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

پاک ہے وہ جس نے اسے ہم کو قابو میں کرنے والے نہ بنائے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں

